اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۲۱ جلد ۹

چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ نذیر احمد افریقی

۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء — فہرست مضامین — ۱۶ رجب سنہ ۱۳۵۴ ہجری

حضرت امیر المؤمنین کا نکاح اور
سر محمد ظفر اللہ خان کا ورود قادیان ص ۲
ایک بے لاگ تنقید ۳/۱۰
خلیل کی دردناک موت ۱۰/۱۲
صابر لڑکی ص ۱۳
مشنری خاتون سے گفتگو ... ۱۴/۱۶
چند مجرب نسخے ۱۶/۱۷
رپورٹ ہائے لجنات ۱۷/۱۹

حضرت امیر المؤمنین کا نکاح

مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نکاح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن گجرانوالہ کی صاحبزادی سیدہ مریم صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے کسقدر احسانات ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگی کا ہر ایک لمحہ اُسکا شکریہ کرتے کرتے گزار دیں تو بھی کم ہے۔ احرار نے دعویٰ کیا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مٹا کر چھوڑینگے۔ مگر خدا نے اُنکو ہی ایسے طور سے پکڑا۔ کہ انشاء اللہ العزیز عنقریب دُنیا دیکھ لیگی۔ کہ احرار مٹ گئے۔ اُنکے امیر شریعت مولوی عطاءُ اللہ بخاری نے تسلیم کرلیا۔ کہ اُنکے ہی ہمنواؤں نے جو چند دن پہلے آپکی بیعت بھی کرچکے تھے۔ آپکی اہلیہ اور صاحبزادی کو نام لے لے کر گالیاں دیں۔ اگرچہ ہم اس قسم کی باتوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ مگر یہ تو خدا کا غضب ہے جس کا بخاری صاحب نے اپنے آپکو مستحق بنالیا۔

اِدھر ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے کہ علاوہ اِس نئی زندگی کے جو احرار اور پنجاب گورنمنٹ کی مخالفت کی وجہ سے ہمیں حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد جماعت کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شادی کی مبارک تقریب سے خوش کیا۔

ع اُنہیں غم ہمارے گھر میں شادی ﴿ فسبحان الذی اخزی الاعادی

ابھی چند ہی روز ہوئے تھے۔ کہ حضرت میاں منصور احمد صاحب خلف حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں دُختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ **ع بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں۔**

اس موقعہ پر مصباح حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ وحضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خاندان نبوت تمام افراد کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دردُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصباح کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین

سر محمد ظفر اللہ خان کا وُرودِ قادیان

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے وجود باجود سے بوجہ آپکے غیر معمولی اخلاص اور تقویٰ کے محبت احمدی جماعت کو ...... ہے۔ اُس کا ادنیٰ سا مظاہرہ مورخہ ۱۰ر اکتوبر کو ہوا۔ آپ مورخہ ۹ر اکتوبر کو رات کے سوا نو بجے کی گاڑی میں قادیان تشریف لائے لیکن رات بھر اپنی سیلون میں ہی رہے۔ چوہدری صاحب صبح ۹ر بجے ایک عظیم الشان جلوس کے ہمراہ مختلف حصوں میں سے ہوتے ہوئے احاطہ مرزا گل محمد صاحب میں تشریف لائے۔ جہاں آپکی خدمت میں جماعت احمدیہ قادیان کیطرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا آپنے جواب دیا۔ سری گوبندپور کے معززین کیطرف سے بھی ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جسمیں اہالیان سری گوبندپور نے درخواست کی۔ کہ قادیان سے بیاس تک ریلوے لائن کی توسیع کیجائے۔ اور اگر بیاس تک نہ ہوسکے۔ تو ریلوے کو سری گوبندپور تک ضرور وسیع کیا جائے۔ ایڈریس میں اسبات پر زور دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ اس لائن پر ۵ لاکھ روپیہ خرچ کرچکی ہے۔ اور اس علاقہ میں پکی سڑکیں نہیں ہیں۔ کہ ریلوے کو موٹر ٹریفک سے مقابلہ کرنا پڑے۔ چوہدری صاحب نے وفد کو مشورہ دیا کہ اپنی ضروریات کو مدلل طور پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سامنے پیش کریں۔ اور اپنی طرف سے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء

ایک بے لاگ تنقید

حیات اجتماعی اور رفتار کائنات کو سدھارنے اور بہتر اسلوب پر لانے کے لئے جو اصول و قوانین اسلام نے ترتیب دئے ہیں۔ وہ انسانی غور و فکر کی بلند ترین پرواز کی حدود سے بھی بلند تر و متجاوز ہیں۔ اور عمرانیت و تمدن کی کوئی ممکن ضرورت نہیں جسکی تکمیل کے اساسی قوانین کے بیان و اظہار سے خدائے برتر و توانا نے اسلامیوں کو سرفراز نہ کیا ہو۔ اسنے جو ضابطہ شریعت اُنہیں عطا کیا۔ اُس میں ذات وحدانیت کی باریک گتھیوں کو ہی نہیں سلجھایا گیا۔ اس میں نبوت و رسالت کے اہم ترین امور ہی کو بیان نہیں کیا گیا۔ اس میں ملائکہ و ابلیس۔ قضاء و قدر۔ جنت و دوزخ ایسے امور ہی کو زیر بحث نہیں لایا گیا۔ اس میں تعینات اخلاق کے باریک نکتوں کو ہی واشگاف نہیں کیا گیا۔ اس میں اقوام و ملل کے عروج و زوال کے بلند ترین قوانین ہی کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ بہت تفصیل میں جاتے ہوئے اسمیں خانگی امور اور انفرادی ضروریات کی تکمیل کا بھی اعلیٰ ترین بندوبست موجود ہے۔

یہ موقعہ نہیں کہ اس خصوص میں اس کے شائستہ نظام کی تمام کڑیوں کو بیان کیا جائے اسوقت میں اپنی مصباحی بہنوں کی توجہ قرآن مجید کے صرف ایک ایسے حکم کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جسکے متعلق اگر میری جسارت کو معاف کیا جائے۔ تو کہونگا۔ کہ اسے اپنی زندگی کا دستور بنانے کے بارے میں شدید کوتاہی برتی گئی ہے۔ اور میری محترم بہنوں نے اپنے روزمرہ کا لائحہ عمل اس حکم کے تحت لانا ضروری نہیں سمجھا اور ان کے تعلق میں تمدن کا یہ حصہ صرف قرآن مجید کے اوراق تک محدود ہے۔ اور وہ اس پر قطعاً کاربند نہیں۔

قرآن مجید کی سورۃ نور میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ یعنے مسلمانو! بجز اپنے رہائشی مکانوں کے کسی دوسرے گھر میں بدوں

استیناس و اجازت داخل ہونے کی نہیں ممانعت ہے۔ اور یہ ایک بیہودہ حکم نہیں۔ بلکہ اس میں بہت سی بہتریاں اور خوبیاں مضمر و مرکوز ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ حکم کو یہیں تک بیان کر کے مبحث کا دوسرا پہلو اختیار کر لیا ہو۔ بلکہ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر زیادہ تفصیل سے کام لیا گیا اور فرمایا:۔

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

..... پھر اگر نہ پاؤ ان میں کسی کو تو مت داخل ہو ان میں یہانتک کہ اجازت دی جائے تمہیں اور اگر تمہیں کہا جائے واپس لوٹ جاؤ تو تمہارے لئے لوٹ جانا ہی بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

آیات قرآنیہ بالکل واضح اور صاف ہیں جن سے ذیل کے امور مستنبط ہوتے ہیں:۔

اوّل۔ ایک مسلمان کو کسی دوسرے کے گھر میں جانا درست نہیں جبتک کہ وہ صاحب مکان سے جس کے ہاں جانا چاہتا ہے استیناس نہ پیدا کرلے۔ اور لفظ استیناس انس سے نکلا ہے۔ جو کہ وحشت کی ضد ہے۔ اور یہ لفظ بہت سے مطالب اپنے اندر رکھتا ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

ا۔ بغیر تعارف و واقفیت کسی دوسرے کے ہاں نہیں جانا چاہیئے؛

ب۔ پھر ایک دوسرے کے گھر آنے جانے کے لئے محض واقفیت ہی کافی نہیں بلکہ باہمی موانست بھی ہونی چاہیئے؛

ج۔ اُنس ہی کے لفظ سے اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ کسی کے گھر میں ایسی صورت میں جانا جس سے مکان والوں کو بجائے انس کے وحشت و گھبراہٹ پیدا ہو درست نہیں۔ مثلاً یہ نامناسب ہے کہ کھانے، آرام، کام کاج غسل و خلوت کے اوقات میں کسی کے ہاں جایا جائے؛

د۔ اسی انس کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بلا اطلاع کسی کے گھر میں جانا منع ہے۔ کیونکہ اگر جانے سے پہلے اطلاع دی جائے اور وُہ لوگ اجازت بھی دیدیں۔ تو اس صورت میں اُن کے ہاں جانے پر گھر والوں کے لئے ملاقات کرنے والیوں کا آنا وجہ وحشت کی بجائے باعث مسرت ہوگا۔ پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی آنے کی اطلاع آمد سے اتنا عرصہ پہلے دینی چاہیئے کہ اہل خانہ آنے والیوں کی ملاقات سے مانوس ہو سکیں۔ کیونکہ یکدم اور فوراً آجانے سے مثلاً گھر کی عدم صفائی، چیزوں کی عدم ترتیب اور ملاقات کے لئے عدم فرصت بجائے اُنس کے وحشت پیدا کرنے کا موجب ہوگی؛

ج۔ اُنس ہی کے لفظ سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے۔ کہ ملاقات ایسے رنگ میں ہونی چاہیئے کہ فریقین ایک دوسرے سے اُنس و تعلق کا مظاہرہ کر سکیں۔ اِس لئے اگر کوئی بہن دُوسرے کے ہاں بے اطلاع جائے گی۔ تو بالکل ممکن ہے کہ ربة البیت اپنے قلبی خلوص کے مطابق آنے والی بہن کی خاطر تواضع نہ کر سکے ؛

دوئم۔ پھر پہلی ہی آیت کا دُوسرا ٹکڑا یہ تھا۔ وَتُسَلِّمُوا عَلٰٓی اَھْلِھَا۔ یعنی ملاقات کو آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ جنکے ہاں آئیں اُن کے لئے سلامتی کی دعا کریں۔ اس حکم سے علاوہ جو آنے والوں کو اسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، کہنے کا حکم ہے۔ اور بہت سی مخفی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ مثلاً

ا۔ اگر کوئی عورت کسی گھر میں اپنے بچوں سمیت جائے۔ اور بچے اس گھر کی چیزیں سلامت نہ رہنے دیں۔ مثلاً تصاویر خراب کر دیں برتن توڑ دیں۔ دیواریں اُن کی 'مینا کاری' سے بدنما ہو جائیں۔ تو اس محض منہ سے سلامتی کا لفظ کہلانیکا کیا فائدہ جبکہ آنے والیاں اپنے عمل سے گھر والوں کے لئے سلامتی کا باعث نہ بنیں ؛

ب۔ سلامتی کے لفظ ہی سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملاقات کرنے والے باہمی گفتگو میں کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں جس سے بدمزگی پیدا ہونے کا اندیشہ بھی ہو۔ کیونکہ گھر میں داخل ہوتے وقت تو پہلا فقرہ سلامتی والا ہو لیکن بقیہ گفتگو سے سلامتی مفقود ہوتی ہو تو خدائے حکیم کے منشاء کے خلاف ہے ؛

ج۔ اس سلامتی کے لفظ سے یہ ادب بھی ملاقات کرنے والوں کو سکھایا گیا ہے۔ کہ وُہ ملاقات کے بعد گھر والوں کی برائیاں اُنکے سلیقہ کی خرابیاں، اُن کے ساز و سامان کے نقائص دُوسروں کے پاس بیان نہ کریں ؛

د۔ اس سلام کے لفظ سے یہ بھی تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ جب ہم کسی کے گھر میں جائیں۔ تو اُن کے پروگرام اور لائحہ عمل میں مخل نہ ہوں مثلاً ایسے طریق سے کسی کے گھر پر رہنا کہ اُنکے کھانے پکانے، آرام و راحت، اور بچوں کی تعلیم و تربیت وغیرہ کاموں میں حرج ہو تُسَلِّمُوا عَلٰٓی اَھْلِھَا کے منشاء کے خلاف ہے ؛

ح۔ اِس لفظ سلام ہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآن مجید نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں صرف کھانے پر مدعو ہے۔ تو اُسے چاہیئے نہ قبل از وقت جائے جیسا کہ فرمایا:۔ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰهُ (احزاب)، اور نہ کھانے سے فارغ ہونے پر بیٹھا باتیں کرتا رہے جیسا کہ فرمایا:۔ وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ (احزاب) بلکہ فرمایا:۔ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔ یعنی جسوقت کے لئے

بُلائے جاؤ اُسی وقت جاؤ نہ آگے نہ پیچھے۔ اور کھانے کے بعد واپس آجاؤ ٭

سوئم۔ اگر کوئی ایسا موقعہ ہو کہ تم پہلے سے اپنی آمد کی اطلاع کر کے آنے کی اجازت نہیں لے سکے۔ اور دروازہ پر جاکر اذن طلب کیا ہے اور اندر سے جواب نہیں ملا۔ تو یہ صورت مناسب نہیں۔ کہ گھر کے اندر خود بخود یہ سمجھ کر گھس جاؤ۔ کہ گھر والے ادھر ادھر ہونگے ہماری آواز نہیں سُنی چلو اندر چلتے ہیں سامنے آکر اذن لے لیں گے۔ بلکہ اجازت کا داخل ہونے سے پہلے حاصل کرنا ضروری ہے ٭

بعض بہنوں کی عادت ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اکثر دوسری بہنوں سے انکی یہ روش درستی سے قریب تر ہے۔ کہ گھر میں داخل ہوکر دروازہ کے پاس ٹھہر جاتی ہیں۔ اور وہاں سے پوچھ لیتی ہیں۔ "ہم آجائیں"۔ لیکن صحیح اسلامی طریق کی کامل مطابقت اِس میں بھی نہیں۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ اوّل تو ملاقات کا وقت پہلے سے متعین و مقرر کر دینا چاہیئے۔ یا کم از کم داخل ہونے سے پہلے اجازت لی جائے ٭

چہارم۔ پھر اگر کبھی ایسی صورت پیش آجائے کہ تم کسی کے گھر جاؤ۔ دروازہ پر پہنچکر اذن طلب کرو۔ اور اندر سے جواب ملے۔ کہ اسوقت نہیں کسی دوسرے وقت تشریف لائیے۔ تو بُرا منانے کی بات نہیں۔ پاکیزگی اور تقویٰ کا طریق یہی ہے۔ کہ دل پر ذرا بھی میل لائے بغیر واپس لوٹ جاؤ ٭

علاوہ اور باتوں کے یہ وہ چند آداب ہیں جو کسی دوسرے کے گھر جانے کے بارہ میں اور اس طرح ہماری معاشرت کو آرام دہ بنانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی مذکورہ بالا دو آیات میں بیان کئے ہیں۔ میری محترم بہنیں خود ہی فرمائیں۔ کہ ان آداب کو ان کی مقررہ اور معینہ حدود کے ساتھ ملحوظ رکھنے والی ان میں کتنی بہنیں ہیں اور انکی کل تعداد کے پیش نظر ان کی کیا نسبت ٹھہرتی ہے۔

کیا یہ امر تاسف انگیز نہیں۔ کہ بالخصوص قادیان کی بہنیں ان احکام قرآنیہ کی طرف متوجہ نہیں۔ اور ان میں یہ بُرا اور بیہودہ رواج جاری ہو چکا ہے۔ کہ وقت بے وقت جب چاہا برقعہ اوڑھا بلا اطلاع اور بلا موزون وقت دریافت کئے ہر گھر میں ملاقات کے لئے جا گھستی ہیں۔ حالانکہ جیسا میں بتلا آیا ہوں۔ بلا اجازت اور دوسرے قوانین کو ملحوظ رکھنے کے بغیر ایک دوسرے کے گھر جانے کی اسلام نے ممانعت کی ہے۔ اسلئے میں اپنی بہنوں سے کامل ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے درخواست کرونگا۔ کہ دوسروں کے گھروں میں جانے کے بارہ میں جو آداب قرآن مجید نے ہمیں تعلیم کئے ہیں۔ وہ اُنہیں ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھیں۔

اور اپنی آیندہ کی روش سے ثابت کر دیں۔ کہ اب اُنہوں نے اس حکم کو پس پشت ڈالنا چھوڑ دیا ہے ؛

حیرت زا بات ہے۔ بہنیں اسبات سے تو ناراض ہوتی ہیں۔ کہ ان کا جگر گوشہ دوسرے کے گھر جا کر بدتمیزی کا مرتکب ہو یا اس ادب و تہذیب کے خلاف کوئی حرکت کرے جو اسے انہوں نے اپنے گھر میں بتائی تھی۔ لیکن خود انہیں ان آداب کو پیش خاطر رکھنے کا کوئی خیال نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں اُنہیں تعلیم کئے ہیں ؛

کسقدر افسوسناک بات ہے۔ کہ ہم اسلام کے نام لیوا ہو کر اس کے احکام کو یوں پسِ پشت ڈالیں۔ اور ان کی طرف کچھ بھی توجہ نہ دیں۔ اور یورپ، تعلیمات اسلامیہ کا منکر یورپ معاملات روحانیت سے بیگانہ و نا آشنا یورپ اپنی رفتار حیات میں ایسے احکام کو دلیل راہ بنائے ہو ؛

جو بہنیں یورپ کی تمدنی زندگی سے باخبر ہیں اور انہیں اس کے مطالعہ کا موقعہ ملا ہے۔ وہ جانتی ہیں۔ کہ کس طرح اُن کے ہاں یہ رواج قایم ہے۔ کہ ان میں سے کوئی شخص کبھی دُوسرے کے گھر بلا تعارف اور اچھی خاصی واقفیت کے نہیں جاتا۔ بلکہ باوصف پورے تعارف اور اپنی آمد کی کافی عرصہ پہلے اطلاع دینے کے.... اجازت ملنے کے بعد ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ اور پھر اس بات کی احتیاط بھی کر لی جاتی ہے۔ کہ جانے والا دوسرے کے ہاں اُس کے کھانے اور آرام کے وقت تو نہیں جا رہا ؛

بیشک یورپین تمدن اپنی ایسی ہی درخشاں خصوصیات کے پیش نظر فخر اور غرور کی گردن بلند کرتا ہے۔ لیکن جیسا مَیں بتلا آیا ہوں ۔ اسلامی قوانین تمدن اپنی کاملیت اور جامعیت کے ایسے اعلیٰ معیاروں پر ہیں۔ کہ اگر ہم اُن کا کامل تتبع کر لیں تو اسلامی سوسائیٹی یورپین سوسائیٹی سے اُن تمام خوبیوں میں بدرجہا فوقیت لے جائے جو آج یورپ والوں کے تمدن کا درۃ التاج ہیں۔ بالخصوص ہم احمدی جونکہ اس صدی کے مجدد کی جماعت ہیں۔ اور ایک نبی کی زیر تربیت رہ چکے ہیں! اور خدا تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ دُنیا کی آئندہ ہر نوع کی ترقیات خواہ وہ رُوحانی و اخلاقی ہوں یا تمدنی اور معاشرتی تمام کی تمام ہم سے وابستہ ہوں۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم اسلام کے ضابطہ تمدن کے تمام قوانین پر عمل پیرا ہو کر ایک امتیاز حاصل کرتے ہُوئے اپنے تئیں اس مشیت الٰہیہ کا مستحق ثابت کریں ؛

یہ جہالت اور نادانی کی بات ہے۔ جو کہا جائے۔ کہ حکم قرآنی یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ہ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْھَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ہ

......(اے ایمان والو مت داخل ہو گھروں میں بجز اپنے گھروں کے یہانتک کہ اذن و استیناس لے لو اور سلام کر لو اہل خانہ پر۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا تم نصیحت حاصل کرو۔ پھر اگر تم نہ پاؤ اُن میں کسی کو تو پھر بھی بدوں اجازت داخل ہونے کی تمہیں ممانعت ہے۔ اور اگر تمہیں واپس ہونے کے لئے کہا جائے تو واپس لوٹ جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے اللہ تمہارے اعمال سے دانا ہے) ....

.....صرف مردوں کے لئے ہے! اور انہیں پردہ مستورات وغیرہ کے خیال سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ بلا اذن و استیناس دوسروں کے گھروں میں نہ گھسا کریں۔ اور یہ کہ عورتیں اُس کی مخاطب نہیں۔ اور شریعت نے یہ حکم اُنہیں نہیں دیا۔ اور اُن کے خیال میں اُن کے اس اندازِ خیال کی تائید میں یہ بات ہے۔ کہ حکم کو صیغ تذکیر میں ادا کیا گیا ہے۔ نہ کہ تانیث کے صیغوں میں ....

..... کیونکہ حکم کی نوعیت میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جو اُسے صرف مردوں کے لئے مخصوص کرتی ہو۔ اور عورتیں اُس کی مخاطب نہ سمجھی جا سکیں۔ اور پھر کیا قرآن مجید کا بلا استثناء یہ اسلوب بیان نہیں۔ کہ اس میں وہ تمام احکام جن میں عورتیں مردوں کی برابر میں شریک ہوں صیغ تذکیر میں بیان ہوا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھئے سورۃ انفال رکوع ۳ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ہ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ہ

ترجمہ:۔ اے مومنوں اللہ و رسول کی اطاعت کرو۔ اور اس سے پہلو تہی مت کرو۔ اور تم سنتے ہو۔ اور ان لوگوں کی مانند مت ہو جاؤ۔ جو کہتے ہیں ہم نے سُنا حالانکہ وہ نہیں سُنتے:

مندرجہ بالا آیات میں تمام صیغے مذکر کے ہیں لیکن کیا قال اللہ اور قال الرسول کی پابندی خواتین کے لئے ضروری نہیں۔ اور کیا ان کو یہ حکم نہیں۔ کہ ان افراد کی طرح نہ ہو جائیں۔ جنہیں شنوائی کا دعویٰ تو ہو۔ لیکن حقیقت میں وہ سُنتے نہوں:

پھر اسی مضمون کو جب دُہرایا گیا۔ تو بھی مذکر کے ہی صیغے اختیار کئے گئے جیسے فرمایا۔

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ اے مومنوں اللہ و رسول کی آواز پر لبیک کہو۔ پھر فرمایا۔ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ۔ اے مومنو اگر تم تقویٰ اللہ اختیار کرو تو وہ تمہارے لئے نیک امتیاز قائم فرمائے گا۔ تمہاری بُرائیاں دُور کر دے گا۔ اور تمہیں بخش دے گا؎

کیا ایسا استدلال کرنے والوں کا خیال ہے۔ کہ اگر مومنات تقویٰ اللہ اختیار کریں۔ تو جناب باری سے اُنہیں کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوگا۔ اور اُن کی کوتاہیوں کی پردہ پوشی نہیں ہوگی غرض یہ حد درجہ غلط خیال ہے جو کہا جائے۔ کہ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب میں مومن عورتیں شامل نہیں۔ اس استدلال کی حقیقت اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ کہ یہ سب کچھ اپنی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے یا اپنے گنہگار دل کو تسلّی دینے کی نامشکور کوشش ہے۔ سچّی بات یہی ہے۔ کہ اگر ہم اپنی اُن چھوٹی چھوٹی عادات کو غور و فکر کی نظر سے مطالعہ کریں۔ تو ہمیں بہت جلد اپنی ان عادات کی پستی اور لغویّت معلوم ہو جائے۔ لیکن خرابی یہی ہے۔ کہ بہت سے امور ہم نے بطور رواج و عادت اپنی معاشرت میں داخل کر لئے ہیں۔

لیکن کبھی ہمیں یہ توفیق نہیں ہوتی۔ کہ اُنکے حسن و قبح کی طرف نگاہ . . . . . فرمائیں

آخر میں اپنی اس گذارش کو زیادہ طویل نہ کرتے ہوئے اُمّید رکھتا ہوں۔ کہ "لجنات اماءُ اللہ" جن کی اساس ہی اس اہم مقصد پر اُٹھائی گئی ہے۔ کہ وہ خواتین کی رُوحانی، اخلاقی اور تمدّنی فرومائیگی اور پس ماندگی کو دُور کر کے اُنہیں بلند تر مسطح پر لے آئیں۔ اس طرف متوجہ ہونگی۔ اور اس خصوص میں اصلاحی قدم اُٹھاتے ہوئے خواتین کو مجبور کر دینگی۔ کہ وہ قرآن مجید کے اس اہم حکم کی طرف بھی متوجہ ہوں۔ اور آئندہ سے اپنی روش میں مناسب اصلاح کرتے ہوئے اس امر مہم کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ کہ نہ تو بلا اذن و اطلاع ایک دوسرے کے گھروں میں جایا کریں۔ اور نہ باہمی ملاقاتوں کے بارہ میں قرآن مجید کے ترتیب دادہ بقیۃ آداب و احکام توڑنے دیں؛

"مسلم"

جناب "مُسْلِمْ" کے اس اہم مضمون کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک تو قرآن مجید کے بعض احکام کی طرف ہمیں متوجّہ کیا گیا ہے۔ دُوسرے قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے چند امور کا استنباط کیا گیا ہے۔ اور جناب "مسلم"

انہیں ہمارے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ تیسری عورتوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ انکے موجودہ رویہ میں بعض باتیں قابل اصلاح ہیں۔ اسلامی احکام کے بارہ میں تو ہم میں سے کسی کو بھی کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن دوسرے اور تیسرے حصہ کے متعلق غالباً ایک حد تک اہل قلم خواتین کیلئے خامہ فرسائی کی گنجائش ہے:۔

(مصباح)

خلیل کی دردناک موت

میرے بیٹے خلیل احمدؑ کی موت اچانک ہی ہوگئی۔ شام کے وقت ہم لوگ سیر کو گئے خلیل احمدؑ نہایت خوش و خرم تھا۔ چوری بھی ساتھ لے گئے۔ جو اُس نے خوب پیٹ بھر کر کھائی۔ اور خوب کھیلا۔ خلیل احمدؑ اتنا مضبوط تھا۔ کہ چار پانچ برس کے بچوں کو دھکا دے کر گرا دیتا۔ لوگ حیرانگی سے پوچھتے کیا سچ مچ اس کی عمر ایک سال تین ماہ اور گیارہ دن ہے۔ لوگ ہماری بات نہ مانتے اور کہتے۔ کہ کم از کم تین سال کا ہوگا۔ . . . .

. . . خوش خوش ہم واپس لوٹ آئے۔ رات کا کھانا کھا کر خلیل احمدؑ کے آگے بادام طشتری بھر کر رکھ دیئے جب کوئی کہتا بچے ہمیں بادام دو مٹھی بھر کر دے دیتا۔ جس جس نے مانگے سب کو دیئے۔ میں نے کچھ بادام توڑ کر اُسے بھی کھلا دیئے۔ بادام کھا کر برآمدہ میں لیمپ رکھدی۔ سارے برآمدہ میں گھومتا رہا۔ بہت کھیلا اور ساری رات خوب سویا۔ صبح کے وقت کچھ بخار سا معلوم ہوا۔ میں نے اپنے ابا جان کو بتلایا۔ کہ خلیل احمدؑ کو بخار ہوگیا ہے۔ ابا جان اُسے بلانے لگے۔ خلیل احمدؑ اُن کی طرف جھانک کر مسکرایا۔ اور "ہوں ہوں" کیا۔ ابا جان فرمانے لگے۔ "کہاں بخار ہے۔ دیکھو کیسا خوش ہوکر بول رہا ہے" تھوڑی ہی دیر میں بہت ہی تیز بخار ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی بچہ بیہوش ہوگیا۔ خدا تعالیٰ نے پھر ہوش دی۔ شکریہ میں نوافل پڑھے۔ بچہ پھر کھیلنے لگ گیا۔ کبھی بیٹھتا کبھی کھڑا ہو جاتا۔ حسب معمول پاخانہ بھی گیا۔ خوشی میں آکر "چاچا۔ چاچا" کہتا۔ میں نے کہا۔ "نہیں ابا کہو" اس پر زور سے "چاچا۔ چاچا" کہنے لگا۔ پھر بہت تیز بخار ہوگیا۔ میں نے ایسا تیز بخار کبھی نہیں دیکھا۔ اسکے بعد ہوش نہیں آئی۔ ۲۵ر اگست کو بیمار ہوکر ۲۸ر اگست کو صبح کے ۹½ کے قریب اپنے حقیقی مالک سے جا ملا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موت کے وقت خلیل میری گود میں تھا۔ اور میں دُعا مانگ رہی تھی "اے اللہ میرا خلیل احمدؑ اب بھی زندہ کر دے" خداوند کریم نے مجھے پہلے ہی سے یہ خبر دے رکھی تھی۔ یعنی حمل کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے خواب میں مجھے اُس کی شکل دکھلائی اور بتلایا۔ کہ اس کی عمر بہت تھوڑی ہوگی:۔

واقعی جو صورت میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ وہی صورت خلیل احمدؒ کی تھی۔ میں نے بہت دُعائیں کیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے زندگی بخشدے بہت سی چیزیں خیرات میں دیں۔ اور غریبوں سے کہتی کہ دُعا کرو۔ خلیل احمدؒ نیک ہو۔ اور عمر دراز ہو۔ کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا۔ جب میں خلیل احمدؒ کی درازیٔ عمر کے لئے دُعا نہ کیا کرتی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے پہلے ہی اپنی مشیّت کے متعلق فیصلہ کرلیا ہوا تھا۔ ۲۸ر اگست کو اسکے فوت ہونے سے ۱۵ منٹ پہلے میں سجدہ میں گر پڑی اور بہت رو رو کر دُعا مانگی۔ میں نے کہا۔ "اے اللہ سوائے ان کپڑوں کے جو میں نے پہنے ہوئے ہیں۔ سب کچھ خلیل احمدؒ کی زندگی کے لئے صدقہ کرتی ہوں۔ میرا صندوق اور اُس کی چابیاں بھی۔ اے اللہ میری سب چیزیں مجھ پر حرام۔ میں نے سب کچھ غریبوں کو دیدیا۔ تو میرا خلیل واپس دیدے۔ اے خدا بیشک تُو نے پیدا ہونے سے بھی پہلے مجھے فرمایا تھا۔ کہ اس کی عمر تھوڑی ہوگی۔ پر میں مِنّت کرتی ہوں۔" جب میں نے بہت بلند آواز سے رو کر دُعا کی اور دوبارہ سجدہ میں گر پڑی تو مجھے ایسا معلوم ہونے لگا۔ کہ گویا بھونچال آگیا ہے۔ اور سارا گھر کانپ رہا ہے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے صاف جواب دیدیا۔ کہ "خلیل احمدؒ ایک دھیلا سمجھو میں تجھے ایک روپیہ تک دونگا۔"*

میری بہنو! یہ جواب سُنکر میں نے سلام پھیر دیا۔ اور اپنے لختِ جگر سے مخاطب ہوئی۔ "خلیل احمدؒ ہائے میرے خلیل میرے خدا نے مجھے تیری زندگی سے جواب دیدیا" جلدی سے بچے کو گود میں لیا جسم کے ہر ایک حصّہ کو ہاتھ لگایا سارا جسم سرد تھا۔ مالش کی مگر کیا ہوسکتا تھا۔ ..... میرا پیارا خلیل ہمیشہ کے لئے مجھے داغِ مفارقت دے گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللّٰھم اجعلہ لنا سلفا و اجرا و ذخرا و شافعا و مشفعا۔ اُس وقت مجھے خدا نے ایسا صبر دیا۔ کہ مَیں بالکل پتھر ہی ہوگئی۔ آنکھ میں آنسو نہ تھا۔ خود ہی نہلایا کپڑے پہنائے عطر چھڑکا۔ پیار کیا۔ اور کہا "خلیل احمدؒ میں قیامت کو تجھے ملونگی"۔ اچھی سی جگہ دیکھکر قبر کے لئے بتلائی۔ اپنی بہنوں سے التجا کرتی ہوں۔ کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے آمین ثم آمین

بے شک یہ خدائی کام ہیں۔ وہی اپنے کاموں کی گہری حکمتوں کو جانتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسے ہی طریقوں سے انسان کی آزمایش کرتا ہے۔ وہی ہنساتا ہے۔ وہی رلاتا ہے۔ وہی ہمیں سب کچھ دیتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے اپنی دی ہوئی نعمتوں میں سے بعض ہم سے چھین بھی لیتا ہے۔ تاکہ ہم پر واضح ہو جائے۔ کہ یہ سب چیزیں اُسی کی دی ہوئی ہیں۔ اور ہم خود اُس کی

* غیر احمدی اور غیر مسلم خواتین غور فرمادیں کہ آیا انکی دُعاؤں کا جواب بھی اللہ تعالےٰ اسی طرح دیتا ہے؟ جس طرح اُس نے ہماری مضمون نگار کو دیا۔ اور اگر نہیں تو کیا سوچنے والوں کیلئے احمدیت کی سچائی کے متعلق ایک نشان نہیں۔ مصباح

طرف جانے والے ہیں۔جس حالت میں وہ ہمیں رکھّے ہمیں خوش رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اُس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ہاں اپنے پیاروں کی موت پر صدمہ ہونا قدرتی امر ہے۔میرے اختیار کی بات نہیں۔بعض دفعہ مجھے ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے۔کہ گویا جان نکل رہی ہے ۞

میَں بہت ہی شکرگذار ہوں اپنے شوہر کی جنہوں نے اس مصیبت میں مجھے بہت تسلّی دی۔ ۲۴ اگست کو میَں نے خلیل احمدؐ کی بیماری کا خط بھیجا ۲۸ کو انہیں ملا۔اُسی وقت لاہور سے چل پڑے - ۲۹ کی صبح کو یہاں پہنچ گئے۔میری حالت بہت خستہ تھی۔ساری ساری رات ہاتھ میں پانی کا گلاس لے کر بیٹھے رہتے - یہانتک مجھے کہدیا۔کہ "گو میرا کس قدر بھی نقصان ہو جائے۔جب تک تم نہیں کہو گی میَں لاہور نہیں جاؤں گا" اور اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ میَں سچ کہتی ہوں۔کہ میرے خاوند نے مجھ سے ایسی وفا کی ہے۔کہ میَں مرتے دم تک نہیں بھول سکتی خدا اُنہیں جزائے خیر عطاء فرمائے ۞

عجیب بات یہ ہے۔کہ جب مجھے معلوم ہوُا۔کہ اللہ تعالےٰ مجھے اولاد دیگا۔تو میَں بہت روئی۔میَں کہتی تھی مجھے اولاد کی ضرورت نہیں۔میَں نے تو ابھی پڑھنا ہے۔ کئی دن روتی رہی۔کہ اَب کیسے پڑھونگی۔ اُس وقت میرے شوہر نے مجھے بہت تسلّی دی۔کہ وُہ مجھے گھر پر پڑھا کر انٹرنس کا امتحان دلوادیں گے۔ انہی ایّام میں میَں نے وُہ خواب دیکھی جو میَں اُوپر بیان کر آئی ہوں۔ میَں نے اُنہیں خط لکھ دیا۔کہ لڑکا ہوگا اور بہت خوبصورت ہوگا۔مذاق کرنے لگے۔ کہ تجھے کیسے معلوم ہوگیا۔میَں نے کہا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اطلاع دی ہے۔اور پھر ہوُا بھی اسی طرح۔اور نہایت خوبصورت۔ایک دفعہ میَں نے خلیل کے بال لفافے میں ڈالکر بھائی جان کو جو کہ ملایا میں ہیں بھیج دیئے۔اُنہوں نے لکھّا میَں سخت حیران ہوُا۔کہ سونے کی تاریں مجھے کیوں بھیجدی گئیں۔لیکن خط پڑھنے سے معلوم ہوُا۔کہ خلیل احمدؐ کے بال ہیں۔بال دیکھکر صُورت کا اندازہ لگا سکتا ہوں۔پھر خدا کی حکمت کہ پَیدائیش سے پہلے میَں سخت ناپسند کرتی اور روتی تھی مگر پَیدا ہونے کے بعد اسقدر محبّت ہوگئی کہ مَیںنے گھر کا کام چھوڑ دیا۔تھوڑی دیر اگر سو جاتا تو میَں بیچین ہو جاتی۔غرض اُسکی جُدائی دس منٹ کیلئے بھی برداشت نہ کرسکتی تھی۔سوتے کو جگا لیتی چارپائی پر دس منٹ تک نہ ٹھہرنے دیتی۔حالانکہ خدا تعالےٰ نے مجھے خوشخبری بھی دی ہے۔کہ مجھے اتنا خوش کریگا۔کہ اگر خلیل احمدؐ نصف پیسہ ہے۔تو وہ مجھے ایک روپیہ عطا فرمائیگا مگر مجھے چین نہیں آتا۔ بہنیں میری حالت کو تصوّر میں لاتی ہوئی میرے لئے دُعا فرماویں۔کہ اللہ تعالےٰ مجھے صبر کی توفیق دے ۞

خاکسار سکینہ بیگم احمدی بنت ولی محمدؐ صاحب از چھجوال تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ)

ایک صابر لڑکی

" اور ہم آزمائیں گے تمہیں کچھ خوف سے اور بھوک سے اور مالوں سے اور جانوں سے اور ثمرات کے نقصان سے اور بشارت دو صبر کرنے والوں کو" (قرآن مجید پ ۲ ع ۳)

(ابو سعیدؓ خدری) انصار میں سے بعض نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا حضورؐ نے دیا پھر مانگا۔ پھر دیا۔ یہانتک کہ سب مال جو آپؐ کے پاس تھا ختم ہوگیا پس آپؐ نے فرمایا۔ جو کچھ میرے پاس ہوگا۔ وہ مَیں تم سے چھپا کر جمع نہیں رکھوں گا۔ اور سُنو! جو شخص حرام کاموں سے اپنے آپ کو بچائے خدائے تعالےٰ اُس کو بچائے گا۔ اور جو شخص مصائب میں اپنے آپ کو بزور صبر والا بنائے گا۔ خدا تعالیٰ اُسکو صبر کی طاقت دے گا۔ اور صبر سے بہتر اور کشادہ اور نعمت کیا ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

ایکدفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ملک ہندوستان میں سخت قحط پڑا۔ بہت مجبور ہو کر ایک گاؤں کے لوگ ایک امیر آدمی کے مکان پر حاضر ہوئے۔ اور روٹی کے حصول کے لئے سوال کیا۔ نیکدل امیر نے جب یہ حال دیکھا۔ تو کہا مَیں ہر روز گاؤں کے ہر بچہّ کو روٹی کا ایک ٹکڑا دیا کروں گا۔ پس اُس کے نوکر ایک ٹوکرا روٹی کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا لائے۔ گاؤں کے سب بچےّ اپنا حصّہ لینے کے لئے وہاں پہنچے۔ ہر ایک بچے کی خواہش تھی۔ کہ اُس کے حصہّ میں روٹی کا بڑا ٹکڑا آئے۔ چنانچہ بڑے ٹکڑے کو حاصل کرنے کے لئے وہ خوب کوشِش کرتے تھے۔ حتیّٰ کہ لڑ بھی پڑتے تھے۔ ایک معصوم بچیّ وہاں کھڑی رہی اور بالکل نہ لڑی۔ خاموشی سے اپنی باری کا انتظار کر رہی تھی جب سب بچےّ اپنا اپنا حصہّ لے اُڑے۔ تو یہ لڑکی آگے بڑھی۔ اب ٹوکرے میں صرف ایک ٹکڑا باقی تھا۔ جو اُس کے حصہّ میں آیا۔ اور یہ ٹکڑا سب ٹکڑوں سے چھوٹا تھا۔

دُوسرے روز پھر حسب دستور بچےّ روٹی کے لینے وقت لڑتے جھگڑتے رہے۔ لیکن وہی چھوٹی لڑکی سب سے آخر اپنی باری کا انتظار کرتی رہی۔ چنانچہ آج پھر اسکو روٹی کا چھوٹا ٹکڑا ملا۔ پس یہ ٹکڑا وہ اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ جب اُس نے روٹی توڑی تو اُس میں سے دو روپے نکل آئے۔ ماں بولی۔ اوہو یہ غلطی سے روٹی میں پک گئے ہیں۔ جاؤ اس امیر کو دے آؤ۔ امیر نے روپے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ یہ غلطی نہ تھی۔ بلکہ جب میرے نوکر روٹیاں پکا رہے تھے مَیں نے یہ دو روپے سب سے چھوٹے ٹکڑے میں رکھوا دیئے۔ یہ تمہاری خاموشی اور صبر کا انعام ہے ۔ (خاکسار شفیعہ حسن [illegible])

مشنری خاتون سے گفتگو

مندرجہ ذیل گفتگو میری معزز بہن مسز فضل الرحمٰن صاحبہ اور ایک مشنری خاتون کے درمیان گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ہوئی تھی۔ جو مسز فضل الرحمٰن صاحبہ نے پشتو میں لکھکر مجھے ارسال فرمائی تاکہ میں اسے اردو میں ترجمہ کر کے مصباح میں شائع ہونے کی غرض سے بھیجدوں۔ (خاکسارہ قانتہ اُم پشاور چھاؤنی)

کل کو عید تھی۔ تو شام کے وقت عیسائی مِس صاحبات تشریف لائیں۔ چائے وغیرہ سے خاطر تواضع کی گئی۔ اور نہایت متانت سے گفتگو شروع ہوئی:۔

عیسائی خاتون۔ میرے خیال میں تو عیسےٰ مسیح کے بعد محمدؐ صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آنے کی ضرورت نہیں تھی۔

مَیں۔ میری بہن آپ یہ ہرگز نہ کہیں۔ کہ اب ہم کو کسی پیغبر کی ضرورت نہیں۔ خداوند کریم بہت ہی مہربان ہے۔ جب اُسنے ہمارے لئے جسمانی ڈاکٹر پیدا کئے ہیں۔ تو رُوحانی ڈاکٹر کیوں بند کرنے لگا۔ آدم علیہ السّلام سے لے کر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک ہزاروں لاکھوں رسُول و نبی گذرے ہیں۔ اور قیامت تک ہزاروں نبی آئیں گے۔ جیساکہ پہلے خداوند کریم بارش برساتا تھا۔ ملکوں کو آباد کرتا تھا۔ سُورج و چاند کو طلوع فرماتا تھا ویسے ہی اب بھی اپنا رحم بند نہیں کرتا۔ اسنے ایسا کبھی نہیں فرمایا۔ کہ پہلے میں رحم کرتا تھا۔ رحیم تھا۔ لیکن اب رحم نہیں کرتا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ اپنے پیارے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ ہمارے جسم اور رُوح دونوں کا علاج کرتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام آئے اور ہمیں سیدھا راستہ بتلایا۔ اور اس پر چلایا۔ مگر کچھہ عرصہ بعد ہمنے وہ راستہ چھوڑ دیا۔ اور گمراہی کے راستے اختیار کر لئے۔ اسکے بعد نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسےٰ علیہم السّلام آئے۔ اور ہم کو صحیح راستہ دکھلایا۔ لیکن جب عالم گیر گمراہی دنیا میں نمودار ہوئی۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اُنھوں نے پھر ہمیں صِرَاطِ مُسْتَقِیم پر چلایا۔ . . . . یہی ایک دین ہے جس کی تعلیم ہے۔ کہ خدا کو ایک مانو۔ اور پیغمبروں کا انکار مت کرو۔ اب حضرت مرزا صاحبؑ تشریف لائے ہیں کچھہ عرصہ بعد شائد اور نبی آئیں۔ اسلام میں اسی لئے دُوسرے مذاہب سے زیادہ رُوحانیت ہے۔ کہ اس نے ہم کو فرمانبرداری سکھلائی۔ مُسلم کے معنی فرمانبردار کے ہیں ہم اللہ تعالےٰ کے کسی رسُول و نبی کا انکار نہیں کرتے ۔

عیسائی خاتون۔ اچھا تمہارے رسول کو اس بات کی کیا ضرورت تھی۔ کہ حکم دیا مجھے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہو۔ کیا کوئی نہیں جانتا۔ کہ وُہ ایک بندہ ہے؟

مَیں۔ اِس سے اُنؐ کی رسالت اور کمال دُوراندیشی ظاہر ہوتی ہے۔ اُنہوں نے حضرت موسیٰؑ کی اُمّت اور حضرت عیسےٰؑ کی اُمّت کا حال دیکھا تھا کہ یہودیوں نے اُن کی وفات کے بعد حضرت موسیٰ کو خدائی صفات دیں۔ اور عیسائیوں نے حضرت عیسےٰؑ کی وفات کے بعد اُنہیں خدا اور خدا کا بیٹا بنایا۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس لئے فرمایا۔ کہ مجھے خدا کا بندہ اور رسول کہو۔ تاکہ لوگ اُنؐ کو بھی غلطی سے خدا نہ بنالیں؟

عیسائی خاتون۔ نہیں خداوند یسوع خداوند کا روحانی بیٹا ہے۔

مَیں۔ ہم سب خدا کی روحانی اولاد ہیں۔ اور اسی کی روح ہیں۔ مگر ادنےٰ درجہ کے۔ مگر نبی اعلےٰ درجہ کا بیٹا ہوتا ہے۔

عیسائی خاتون۔ محمدؐ صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے چار شادیاں کیوں کیں۔ زیادہ بیویاں فساد کا موجب ہوتی ہیں۔ اور ایک بیوی خوشی اور راحت کا۔

مَیں۔ پہلے زمانہ میں عرب کے لوگ سخت تاریکی بُت پرستی اور جہالت میں گرے ہوئے تھے۔ ایک ایک آدمی کی چار چار۔ چھ چھ سو بیویاں ہوا کرتی تھیں۔ صرف نکاح کر لیتے۔ نہ وہ دُوسرا خاوند کر سکتیں۔ اور نہ پہلا روٹی کپڑا بیماری وغیرہ ضروریات پورا کرتا۔ نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ بیچاری عورتیں بھوکی ننگی بے کسی و بے بسی کی حالت میں دربدر پھرا کرتیں۔ آپ خود انصاف سے کہیں۔ کہ جو آدمی شراب سگرٹ افیون چرس کوکین اور دیگر کئی قسم کے نشوں میں بُری طرح گرفتار ہو۔ اسکو اگر کہا جائے۔ کہ یہ سب نشے یک دم چھوڑ دے کیونکہ نشہ گناہ ہے۔ تباہی ہے۔ یہ سُنکر اُس کے دل کی کیا حالت ہوگی۔ ضرور وہ نہ ماننے پر مجبُور ہوگا۔ لیکن اگر شروع شروع میں اُس کو کہا جائے۔ کہ صرف ایک یا دو نشہ آور چیزیں استعمال کرو۔ لیکن باقی چھوڑ دو۔ تو راضی ہو جائے گا۔ اور ہوتے ہوتے سب نشے ترک کر دیگا۔

اگر ہمارے رسول برحق فرماتے۔ کہ صرف ایک شادی کرو۔ تو ان کا جگر مارے غم کے پھٹ جاتا۔ اور کبھی یہ بات نہ مانتے۔ اِسلئے چار کا حکم ہوا۔ اور وہ بھی بوقت جائز ضرورت۔ تاکہ سینکڑوں شادیاں کرنی چھوڑ دیں۔ اور عام طور پر ایک شادی کا ہی حکم ہے۔ ہاں...... ...... اگر کوئی جائز ضرورت مجبوری ولاچاری سے دُوسری شادی کرے۔ تو بالکل منع نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ آدمی دوسری شادی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن اسکے لئے شرط ہے۔ کہ تمام بیویوں سے ایک ہی طرح کا سلوک کرے۔ اور اس کی عدم

تعمیل کی صورت میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سخت وعید فرمایا ہے۔

بحث مباحثہ کے بعد کچھ اور باتیں ہوتی رہیں۔ اس کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے بعد بڑے دالان میں فرش بچھا کر گاؤں کی تقریباً ساری عورتوں کو بلایا گیا۔ اور نماز کے لئے صفیں درست کیں۔ مَیں امام مقرر ہوئی۔ نماز ختم ہوئی تو دسمبر ۱۹۳۶ء کے مصباح میں سے نظم "صلِّ علیٰ محمدٍ" میری لڑکی نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی اور صلِّ علیٰ محمدٍ ہم سب ملکر کہتیں۔ پھر مَیں نے حاضرات کو کچھ نصائح سُنائیں۔ اِس کے بعد سب کو چائے پلا کر مجلس برخاست ہوئی۔

عیسائی خواتین نے حیرانگی سے کہا۔ "ہمارا تو خیال تھا کہ آپ لوگ عید کے دن صرف کھانے پینے اور لہو لعب میں لگے رہتے ہیں لیکن آپ لوگ تو اس رات اتنی عبادت کرتے ہیں"۔

الحمد للہ کہ غیر قوم پر اسلام کا اچھا اثر پڑا۔ میرا عرصہ سے خیال تھا کہ مَیں اپنی پیاری قانتہ کو سارا حال لکھونگی۔ الحمد للہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بروقت مبعوث ہوئے۔ ورنہ اس دجّال کے ہاتھوں نئی روشنی کے دلدادہ لوگ عیسائی ہو جاتے۔ کیونکہ ان مولویوں کی باتیں سُنکر تو مسلمان اسلام سے بیزار ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ عیسائی مسلمان ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازسرِ نو دین کو تازہ کیا۔ اور ہم کو سیدھی راہ پر چلایا۔

اُس خالق حقیقی ہمارے مہربان خدا کا ہزار بار شکر۔ خدا کا یہ فضل محض حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے ذریعہ ہمیں نصیب ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَی الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

وَالسَّلَام

(خاکسارہ مسز فضل الرحمٰن از تری قلعہ تخت بائی)

چند مجرّب نسخے

مُرَبّائے ہلدی۔ ہلدی حسب ضرورت ہری تازہ لیکر چیر کر اُسکی پھانکیں کریں۔ اور سہ چند سفید قند میں ڈالکر قوام لے لیں۔ اور صاف چینی یا بلور کے برتن میں رکھدیں۔ خوراک تولہ بھر صبح نہار وقت۔

نوٹ:۔ یہ مُربّہ مقوّی ہے۔ اور پُشت اور کمر کے درد۔ امراض جِلد مثل خارش اور آنکھ کی بینائی کے لئے مفید ہے۔

(۲) مُربّہ امرود۔ الٰہ آبادی امرود نہایت عمدہ اور تازہ لے کر اُس کا باریک چھلکہ اوپر سے اُتار دیں اور اُس کے دو دو ٹکڑے کرکے اندر سے بیج صاف کر دیں۔۔۔ بعد ازاں اُس کو پتیلی میں ڈالکر آگ پر تاؤ دیں کہ نیم پختہ ہو جاویں۔ تب اسمیں حسب ضرورت قند اور قدرے پانی ڈالکر قوام لیں

اور جب قوام طیار ہو جائے۔ تب سرد کر کے برتن میں ڈال کر منہ بند کر دیں۔ اور چالیس روز رہنے دیں۔ اور اس کے بعد استعمال میں لائیں۔ انشاء اللہ نہایت لذیذ ہوگا۔ خوراک تولہ بھر صبح کے وقت؀

نوٹ:۔ یہ مربہ دل و دماغ اور معدہ کو قوّت دیتا ہے۔ طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔ اور ہاضم ہے؀

(۳) حلوا شلغم۔ کسی قدر شلغم لیکر مقشر کر لیں یعنی چھلکہ اُوپر سے اوتار کر پانی میں ڈالکر پکائیں جب وُہ گل جائیں۔ نچوڑ کر نکال لیں۔ اور شلغم کے ٹکڑوں کو کڑاہی میں ڈالکر کچل ڈالیں۔ تاکہ میدہ سا ہو جائیں۔ اُس وقت گھی ڈال کر خوب بھونیں جب بھُن چکے تب قند کا شربت ڈالکر پکائیں اور حسب حاجت اِس میں مغز ڈال لیں؀

نوٹ:۔ یہ حلوا کھانے سے خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ قوّت باصرہ بڑھتی ہے اور مقوی ہے؀

(۴) حلوا کدو۔ کدو پختہ لیکر چھیلکر گودا پکائیں۔ جسوقت پک جائے۔ تب گھوٹ ڈالیں۔ تاکہ آٹا سا ہو جاوے۔ تب اسمیں چوتھائی وزن کا میدہ ملاکر گھی میں بھُونیں۔ اور حسب ضرورت میٹھا اور مغزیات ڈالکر حلوا طیار کر لیں؀

نوٹ:۔ یہ حلوا مقوی دماغ ہے۔ دماغ کی یبوست کو دُور کرتا ہے۔ اور درد سر کو جو گرمی سے ہو دُور کرتا ہے کھانسی اور حرارت مثانہ کے لئے بھی مفید ہے؀

(از قلم سلیمہ خاتون بیگم ازقصبہ سیکھواں ضلع گورداسپور)

رپورٹ ہائے لجنات

لجنہ اماءُ اللہ حیدر آباد

بفضل الٰہی ۲۸۔ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز جمعہ لجنہ اماءُ اللہ حیدر آباد دکن کا سالانہ جلسہ احمدیہ جوبلی ہال میں ۴ بجے شروع ہو کر ۷ بجے شام تک ہوتا رہا۔ سو سے زائد خواتین کا مجمع تھا۔ جنابہ مکرمہ صُغرا ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹرایٹ لا ایم۔آر۔ایس۔لنڈن۔ ایڈیٹر زیب النساء لاہور نے کرسی صدارت کو زینت دی۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ لجنہ کی ہونہار ممبرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی مبارک تعلیم پر نہایت عمدگی سے مضمون پڑھے۔ عزیزہ زینب بیگم بنت جناب سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب و محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب معین الدین صاحب کے مضامین کا خصوصیّت سے بعض غیر احمدی بیگمات پر عمدہ اثر ہوا۔ اس کے بعد عاجزہ نے اپنی تقریر میں تکمیل اشاعت و تجدید دین کیلئے اس چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کی ضرورت کو بیان کیا۔ تقریر کے بعد مَیں نے سالانہ رپورٹ پڑھکر سُنائی جسکا ضروری اقتباس خواتین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کرتی ہوں۔ سال زیر رپورٹ میں لجنہ کے ساتھ پبلک جلسے

ہُوئے۔ اس کے علاوہ عیدین اور مختلف تقاریب کے موقعوں پر دس مرتبہ جوبلی ہال میں ہماری خواتین کا اجتماع ہوا۔ . . . .

. . . . حضرت مولانا غلام رسول صاحب کے درس قرآن میں بھی بعض خواتین روزانہ شریک ہوتی رہیں گذشتہ سال کے دَوران میں ایک ممبرہ حمیدہ بی صاحبہ مرحومہ اور ایک بہن کی . . . . لڑکی کا انتقال ہوا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ شادیاں اور دس ولادتیں ممبرات لجنہ کے ہاں ہوئیں۔ اور اس سے زیادہ قابل شکر امر یہ ہے۔ کہ گذشتہ سال ممبرات نے چندوں میں وافر حصہ لیا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ مندرجہ ذیل مدّات میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:۔

	پائی	آنے	روپے
وصیت فنڈ	۰	۰	۷۰
چندہ عام	۰	۰	۲۸۱
زکوٰۃ	۰	۰	۱۲۰
کشمیر فنڈ	۰	۲	۵۴
جلسہ سالانہ	۰	۸	۳۵
میزان	۰	۱۰	۵۶۰
تحریک جدید امانت فنڈ میں	۰	۰	۲۹۰
دیگر جملہ مدّات	۰	۰	۷۸۵
صدر میزان	۰	۱۰	۱۶۳۵

رپورٹ کے آخر میں محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماءُ اللہ قادیان نے جو منظور شدہ ریزولیوشن کوٹ نما برقعہ کے متعلق ارسال فرمایا تھا۔ پڑھکر سُنادیا گیا۔

حیدرآباد کی دیگر انجمن ہائے خواتین کی کئی معزز ممبرات جو اعلیٰ عہدیداروں کی بیگمات تھیں ہماری صدر محترمہ کی کوشش و توجہ سے تشریف فرما ہوئیں صدر صاحبہ کو اسباب کی فکر لاحق ہوگئی تھی۔ کہ مبادا ہماری کھلی تبلیغ سے دیگر بیگمات کو کوئی اختلاف ہو مگر عاجزہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اسباب کو واضح کردیا۔ کہ مخالفین نے محض تعصب کی بنا پر ہماری نسبت خلاف اسلام باتیں مشہور کر رکھی ہیں۔ تاکہ ہماری بہنوں کو ہم سے تنفر پیدا ہوجائے۔ اس لئے اِن جلسوں سے ہماری غرض یہ بھی ہے۔ کہ ہم اپنے صحیح عقائد کو ظاہر کرکے اُن وساوس کو دُور کریں۔ چنانچہ ایک معزز بیگم صاحبہ نے بوقت رخصت مجھ سے کہا کہ درحقیقت آپکی جماعت کے متعلق عام طور پر یہی وطیرہ اختیار کرلیا گیا ہے کہ جب کبھی غیر مسلموں سے مناظرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو احمدیوں کو آگے کردیتے ہیں۔ اور جب غرض نکل جاتی ہے تو پھر بُرا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں۔ الغرض بیگمات نے عمدہ اثر قبول کیا۔

زنانہ جلسہ کی کارروائی کے اختتام پر پردہ کے پیچھے سے حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کی تقریر کرائی گئی جسکو غیر احمدی بہنوں نے بہت توجہ سے سُنا۔ اور آخر میں دُعا پر جلسہ ختم ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المؤمنین سلمہا اور جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماءُ اللہ قادیان اور جملہ خاندان

نبوّت و اکابرین اُمّت و بزرگان ملّت سے التجاء ہے۔ کہ وُہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ممبرات و عہدیداران لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن پر اپنا خاص فضل نازل فرماوے۔ اور عاجزہ کو صحت و عافیت کے ساتھ مزید خدمتگذاری کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(خاکسارہ امۃ اللہ بشرہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن)

لجنہ اماءُاللہ سہارنپور

سہارنپور کی احمدی خواتین کا دُوسرا جلسہ بتاریخ ۱۵ اگست بابو محمود الٰہی خانصاحب کے مکان پر اہلیہ صاحبہ شیخ فضل حق صاحب کی زیر صدارت ہوا طاہرہ خانم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور سرور گائنا کے عورتوں پر احسانات مضمون پڑھا۔ اسکے بعد سعیدہ خاتون صاحبہ نے اجرائے نبوّت پر۔ عطیہ خانم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حالات زندگی پر۔ اور راقمہ نے وفات مسیح ناصریؑ پر مضامین پڑھے۔

تیسرا جلسہ بتاریخ یکم ستمبر بر مکان قبلہ ام شیخ فضل حق صاحب زیر صدارت مریم بیگم صاحبہ ہوُا۔ عطیہ خانم صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور مضمون بعنوان "قربانیوں کا موقعہ" پڑھا۔ اور راقمہ نے بھی ایک مضمون سُنایا۔ جسمیں بیان کیا۔ کہ اسوقت تمام احمدی مرد و زن کو ہر طرح قربانیوں کے لیئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ صدر صاحبہ نے بچوں کی تربیت پر روشنی ڈالی۔ ہر دو اجلاس میں غیر احمدی خواتین بھی شامل تھیں جو بہت

مَولوِی اَبوالفضل

ماہوار کے متعلق یکم اکتوبر کے اخبار ... یہ رسالہ جاری ہوگیا ہے۔ اسکے متعلق مو... صاحب محترم اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تاحال اس... نہیں دیا جاسکا۔ اور کہ جبتک ڈیکلریشن ... ہوتا "تاجدار اسلام" ماہوار ٹریکٹوں کی ... شایع ہوتا رہیگا۔ چندہ دو پیسے ماہوار یا ... ضرورت ہے۔ کہ مخلص خواتین کوئی حقیر سی ر... ہی ماہوار اپنے ذمہ لیں اور مولوی صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی آواز کو مختلف زبانوں میں ٹریکٹوں کے ذریعہ تمام دُنیا کے مردوں اور عورتوں تک پہنچائیں ۔ (مصباح)

اِنعامی معمہ کا صحیح حل

۱۵ اگست کے مصباح میں جو حل طلب معمہ شایع ہوا تھا۔ اُسکے متعلق یکم اکتوبر کے اخبار میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ کسی مضمون نگار نے صحیح حل نہیں بھیجا ذیل میں معمہ کا صحیح حل درج کیا جاتا ہے:۔

نمبر شمار	غلط	معنے	درست
۱	بُغداد	نام شہر	بَغداد
۲	سُقراط	نام حکیم	سَقراط
۳	بَابَر	نام بادشاہ	بَابُر
۴	چَنگیز خان	نام بادشاہ	چِنگیز خاں
۵	بُقراط	نام حکیم یونان	بَقراط
۶	چُوغا	نام لباس	چُوخا
۷	حُلیہ	نقشہ	حِلیہ
۸	مُلکہ	بیگم بادشاہ	مَلِکہ
۹	دُرّہ	تازیانہ	دِرّہ
۱۰	اَصطَبَل	گھوڑے رکھنے کی جگہ	اِصطَبل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

پھول غلاف تکیہ پر کاڑھیے۔ نہایت ہی خوبصورت ہوگا۔ پھول گلابی۔ پتے سبز۔ ڈنڈی اودی سی
تاگہ سے کاڑھیں

(خاکسارہ نعیمہ خاتون بنت مولوی محمد نور الدین صاحب اجمل احمدی گولیکی ضلع گجرات)

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام الیکٹرک پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا